جزو اول

بنیادی عقائد

- ☆ توحید
- ☆ شرک
- ☆ ملائکہ (فرشتے)
- ☆ رسالت
- ☆ آسمانی کتابیں
- ☆ آخرت

www.pakstudy.com
http://fsconline.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

بنیادی عقائد

معنی و مفہوم:

عقائد عقیدہ کی جمع ہے۔عقیدہ کے معنی ہیں باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز۔اصطلاحی طور پر انسان کے پختہ نظریات اور یقین کو عقائد کہا جاتا ہے۔ان کا دوسرا نام ایمانیات بھی ہے۔

www.pakstudy.com

انسانی زندگی کو جو چیزیں متاثر کرتی ہیں ان میں عقیدہ سب سے نمایاں ہے۔

اگر انسان کے عقائد درست ہوں تو وہ راست باز، خیر کا معاون، شجاع و جرأت مند، خوددار، بااعتماد، مثبت سوچ کا حامل اور ایثار کی عادات کا حامل بن جاتا ہے۔ لیکن اگر عقائد درست نہ ہوں تو وہ جھوٹا، بزدل، دھوکے باز و فریبی، تخریبی اور منفی ذہن کا مالک، توہم پرست وضعیف الاعتقاد اور ظالم بن جاتا ہے۔

اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے انسانوں کے عقائد کی اصلاح فرمائی۔

http://fsconline.info

اسلام کے بنیادی عقائد

اسلام کے بنیادی عقائد کا ذکر سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 177 میں یوں بیان ہوا۔

ولکن البر من امن باللہ و الیوم الاخر و الملئکۃ و الکتب والنبیین

''لیکن نیکی اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے
دن پر فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر۔''

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 285 میں بھی فرمایا:

''یہ سب اللہ تعالٰی اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔'' اس کے برعکس بھی بتایا کہ جو انکار کرتا ہے اللہ کا اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا تو وہ بہت دور کا گمراہ ہو گیا۔ (النساء:136)

ایمان مفصل میں بھی انہی بنیادی عقائد کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسولہ والیوم الاخر والقدر
خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ و البعث بعد الموت

www.pakstudy.com

''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر''

مذکورہ بالا آیت قرآنی اور ایمان مفصل کی رو سے اسلام کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں۔

http://fsconline.info

1۔ اللہ پر ایمان (توحید)

یہ یقین رکھنا کہ اللہ موجود ہے، وہ خالق کائنات ہے۔ مدبر ہے۔ کائنات کو وہی چلا رہا ہے، واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اعلیٰ صفات سے متصف ہے اور ہر نقص سے پاک اور بے عیب معبود ہے۔

2۔فرشتوں پر ایمان:

یہ یقین رکھنا کہ فرشتے موجود ہیں۔ان کا وجود نورانی ہے۔اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔جو کام اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں انہیں انجام دیتے ہیں۔

3۔آسمانی کتابوں پر ایمان:

یہ یقین رکھنا کہ اللہ نے بندوں کی ہدایت کے لیے جو کتابیں نازل کی ہیں وہ تمام برحق ہیں۔

4۔رسولوں پر ایمان:

یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور بھلائی کے لیے مختلف علاقوں اور زبانوں میں جو رسول بھیجے ہیں وہ سب برحق ہیں۔

5۔آخرت پر ایمان:

یہ یقین رکھنا کہ قیامت آئے گی۔مرنے کے بعد سب دوبارہ زندہ ہوں گے۔ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔نیک اہل ایمان کا ٹھکانہ جنت ہوگا اور کافروں کا دوزخ۔

6۔تقدیر پر ایمان:

یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ازل سے ہر چیز کو جانتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے اور خیروشر سب اللہ کی طرف سے ہیں۔

http://fsconline.info

توحید

معنی ومفہوم

اللہ تعالیٰ کی ذات کو اکیلا اور ایک ماننا اور اسے اس کی صفات میں یکتا و بے مثل ماننا اور یہ ماننا کہ اس جیسی صفات اور کسی میں بھی نہیں ہیں۔ خدا ایک ہی ہے۔ نہ دو ہیں نہ تین اور نہ لاتعداد اور نہ ہی اس جیسی صفات کسی اور میں ہیں۔

توحید کا مفہوم:

توحید کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں واحد اور یکتا ماننا۔ یعنی ذات میں اسے اکیلا ماننا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنی صفات میں یکتا ہے اس جیسی صفات کسی اور میں موجود نہیں۔ توحید کے دو پہلو ہیں۔ توحید فی الذات اور توحید فی الصفات۔ توحید فی الذات کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی ذات اکیلی اور واحد ہے۔ توحید فی الصفات کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں یکتا اور بے مثال ہے۔ اور اس جیسی صفات کسی اور میں موجود نہیں۔

اس سلسلے میں فرمایا لیس کمثلہ شیء اس کی طرح کا کوئی اور نہیں (الشوریٰ:11)

توحید کے تصور کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اسے مختلف اقسام کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ توحید فی الذات:

توحید فی الذات کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات اور تعداد کے اعتبار سے صرف ایک ہے۔ خداؤں کی تعداد نہ تین ہے نہ دو۔ جیسا کہ عیسائی اور زرتشی کہتے ہیں اور نہ ہی ان کی تعداد ان گنت ہے جیسا کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ بلکہ اللہ ایک ہی

www.pakstudy.com
http://fsconline.info

ہے۔فرمایا یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں بلکہ کہو

انما ھو الہ واحد فایای فارھبون

وہ معبود ایک ہی ہے اس لئے مجھ سے ہی ڈرو (النحل:51)

یہ بھی فرمایا ان لوگوں نے یقیناً کفر کیا جنہوں نے کہا کہ خدا تین میں تیسرا ہے (المائدہ:73)

سورہ اخلاص میں توحید ذات کا ذکر بڑے جامع انداز سے کیا گیا ہے۔فرمایا

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفواً احد.

فرمادیجئے کہ اللہ ایک ہی ہے اللہ (کسی مددگار کی مدد سے) بے نیاز ہے۔نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔اور نہ ہی کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔

www.pakstudy.com

سورۃ بنی اسرائیل میں بھی توحید ذات کا اعلان بڑی وضاحت سے کیا گیا کہ اسے نہ تو اپنے سے کسی بڑے مددگار کی ضرورت ہے نہ ہم پلہ مشیر کی اور نہ ہی اسے ہاتھ بٹانے کے لئے کسی مددگار کی۔(آیت نمبر:111)

2۔توحید فی الصفات

http://fsconline.info

توحید فی الصفات کا معنیٰ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ذات میں اکیلا اور واحد ہے اسی طرح اس جیسی صفات بھی کسی میں موجود نہیں ہیں۔

لیس کمثلہ شی صفات میں اس کی مانند کوئی بھی نہیں۔

فرمایا: فلا تضربو اللہ الامثال اللہ کے لئے اپنے جیسی مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

3۔توحید فی العبادات:

اس کا معنی یہ ہے کہ عبادت کا حق صرف اللہ ہی کا ہے نہ کسی کی عبادت کی جانی چاہئے اور نہ کسی کے پاس اس کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔نماز میں اس کا اعلان ہم سے یوں کروایا جاتا ہے۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔(الفاتحہ:4)

4۔توحید فی الاختیار:

قرآن مجید میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ فی الحقیقت کائنات میں اختیار صرف اللہ کا ہی چل رہا ہے اور اصولی طور پر اسی کا اختیار تسلیم بھی کیا جانا چاہئے۔قرآن مجید میں اس بات کا اعلان مندرجہ ذیل آیات میں کیا گیا۔

واذ قضی امرا فانما یقول له کن فیکون

جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔تو وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو ویسا ہی ہو جاتا ہے۔(مریم:35)

له ملک السموات والارض

آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اسی کی ہے۔(الحدید:2)

ان الامر کله لله

حکم مکمل طور پر اللہ ہی کا ہے۔(آل عمران:154)

له مقالید السموات والارض

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔(الزمر:63)

والسموات مطويت بيمينه

آسمان کی دائیں مٹھی میں بند ہیں۔(الزمر:67)

وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیرف ھو علی کل شیء قدیر (الانعام:17)

اگر اللہ تجھے تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اگر وہ تمہیں خیر پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس سلسلے میں سورۃ المومنون کی آیات 84 تا 90 کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

5۔کائنات کا واحد خالق:

قرآن مجید توحید کا عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کرتا ہے۔کہ ایک ہی ہستی اس نظام کائنات کی خالق ہے۔

www.pakstudy.com

اسلامی تعلیمات میں توحید کی اہمیت

توحید پہلا اسلامی عقیدہ ہے۔قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ توحید کے مضامین پر مشتمل ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کو اسلام کی عمارت (خیمہ) کا درمیانی ستون قرار دیا۔جس کے بغیر اسلام کی عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی۔مکی دور میں توحید کو تبلیغ اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل رہی۔آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔"اے لوگو! کہہ دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔کامیاب ہو جاؤ گے۔"

توحید کے بارے میں چند آیات حسب ذیل ہیں۔

1. والھکم الہ واحد . (البقرہ:163)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

2. لا الہ الا ھو یحی ویمیت(الاعراف:158)

اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

3. قل ھو اللہ احد

کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔

4. فلا تجعلو اللہ اندادا (البقرہ:22)

تم اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔

5. واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا (النساء:36)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

6. ان الھکم لو احد

www.pakstudy.com

بے شک تمہارا معبود صرف ایک ہے۔

7. اللہ لا الہٰ الا ھو الحی القیوم(البقرہ:255)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی اور قیوم ہے۔

8. الانعبد الا اللہ (آل عمران:64)

ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

9. ولم یکن لہ کفواً احد

http://fsconline.info

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

10. لیس کمثلہ شی ء (الشوری:11)

کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔

توحید کے دلائل

کائنات کی شہادت

قرآن مجید میں خدا کے ایک ہونے کی سب سے بڑی **دلیل** یہ پیش کی ہے کہ نظام کائنات اٹل اور غیر متغیر اصولوں کے مطابق چل رہا ہے۔اس پورے نظام میں کہیں کوئی رخنہ اور فتور نظر نہیں آتا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نظام کو چلانے والی ہستی ایک ہے۔

فطرت انسانی کی شہادت:

قرآن مجید میں بیان ہوا ہے کہ اللہ رب العزت نے عالم ارواح میں تمام روحوں سے پوچھا۔

www.pakstudy.com

الست بربکم قالوا بلی شھدنا (الاعراف:172)

”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔“

انسان عام حالات میں اگر اللہ کو بھلا بھی دے۔جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اسی کو پکارتا ہے اور اسی سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے۔

http://fsconline.info

جملہ انبیاء کی شہادت

جتنے انبیاء مبعوث ہوئے۔سب کی تعلیم کا بنیادی ستون توحید رہا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون (الانبیاء:25)

ہم نے جتنے رسول بھیجے۔ان کی طرف ہم نے یہی وحی بھیجی
کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے میرے۔پس تم میری عبادت
کرو۔

تمام الہامی کتب کی شہادت:

تمام الہامی کتب میں اللہ کے ایک ہونے کا ذکر بار بار ہوا ہے۔توراۃ، انجیل، زبور اور انبیاء بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے صحائف (جو بائبل میں موجود ہیں) میں تحریف کے باوجود توحید کا ذکر بنیادی تعلیم کے طور پر ہوتا ہے۔

خود اللہ کی گواہی

اللہ نے انبیا علیہم السلام اور الہامی کتب کے ذریعے اپنے ایک ہونے کی گواہی دی ہے۔سورۃ آل عمران کی آیت 18 میں ارشاد خداوندی ہے: ''اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔''

نظام کائنات سے توحید پر دلیل:

کائنات میں ایک عظیم الشان نظم، ہم آہنگی اور ربط پایا جاتا ہے۔تمام اجرام سماوی ایک مخصوص نظام کے تحت چل رہے ہیں۔موسموں کا تغیر و تبدل، رات، دن کا آنا جانا ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ جاری ہے۔اس میں کبھی کوئی گڑ بڑ نہیں ہوتی۔اس نظم و ترتیب کو قرآن مجید میں اللہ تعالٰی کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

سورۃ یٰس میں فرمایا کہ تمام اجرام سماوی اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے ہیں

سورج کے لئے ممکن نہیں کہ وہ چاند کو جالے اور رات دن سے پہلے نہیں آسکتی یہ تمام اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں اسی لئے فرمایا

ما تریٰ فی خلق الرحمن من تفوت

تو اپنے رب کی تخلیق کردہ چیزوں میں کہیں بھی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں پائے گا۔

مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ اللہ نے زمین و آسمان کا نظام اس درست انداز سے بنایا ہے کہ اسے دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ تمام کائنات کا نظام ایک ہی صاحب اختیار کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نظام میں لازمی طور پر ٹکراؤ ہو جاتا اور آزاد و خود مختار خداؤں کی کشمکش اس نظام کو موجود ہی نہ رہنے دیتی۔ غرض کائنات کی ہر شے اللہ کی توحید پر شواہد پیش کر رہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

www.pakstudy.com

ہم جلد اپنی نشانیاں انہیں اطراف عالم اور (خود) ان کی ذات میں دکھا دیں گے۔ (حم سجدہ:53)

توحید پر عقلی دلیل

جس طرح کوئی شخص یہ نہیں مان سکتا کہ ایک لائبریری میں اچانک خود بخود دھماکا ہوا اور اس کے نتیجے میں خود بخود ایک ضخیم ڈکشنری معرض وجود میں آگئی یا آناً فاناً ایک درخت اگے اور بڑا ہو جائے اپنے آپ اس کے تختے بن جائیں پھر اپنے آپ کشتی بن جائے تو اسی طرح یہ بات قابل فہم نہیں کہ یہ اس قدر عظیم کائنات خود بخود معرض وجود میں آ گئی ہے۔

http://fsconline.info

اسی طرح یہ بات بھی بعید از قیاس ہے کہ یہ اس قدر پر نظم کائنات خود بخود چل رہی ہے۔ قرآن مجید مشرکین سے یہ سوال کرتا ہے کہ ومن یدبر الامر کون ہے جو

کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو مشرک فوراً کہیں گے کہ اللہ ہی تدبیر کرنے والا ہے۔(یونس:34)

توحید کے تقاضے

1۔بندگی

توحید کا سب سے پہلا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ کو معبود مان کر اس کی بندگی کرے جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہم عہد کرتے ہیں کہ ''ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔''

2۔اللہ ہی سے مدد مانگی جائے

www.pakstudy.com

توحید کا اہم تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت اللہ سے مدد مانگیں جو قادر مطلق ہے۔سورۃ فاتحہ میں ہم اسی بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ''ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔''

3۔اللہ پر بھروسہ کیا جائے:

توحید کا تقاضا یہ ہے کہ ہم صرف اللہ پر بھروسہ رکھیں۔اس لیے کہ وہی کارساز ہے قرآن نے اہل ایمان کا شیوہ یہی بیان کیا ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

4۔سب سے زیادہ محبت اللہ سے کی جائے:

http://sconline.info

اللہ ہمارا خالق ہے۔ہماری ہر حاجت کو وہی پورا کرنے والا ہے۔اس لیے اہل ایمان کا یہ شیوہ بیان کیا ہے کہ وہ اللہ سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔

5۔شکر گزاری

اللہ کے احسانات کا شمار ممکن نہیں اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کی

قدردانی کرے اور اس کا شکر کرتا رہے۔

6۔اللہ کی صفات پر کامل یقین

اللہ کی مندرجہ ذیل صفات اہم ترین ہیں ان پر کامل یقین رکھنا توحید کا اہم ترین تقاضا ہے۔

1۔خالق کائنات 2۔مدبر کائنات 3۔مالک کائنات

4۔جہانوں کا پروردگار 5۔جہانوں کا معبود

ان صفات پر جتنا یقین پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اللہ کی بندگی کرنے والا ہوگا۔

توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

www.pakstudy.com

1۔شرف انسانیت:

انسان اشرف المخلوقات ہے۔اللہ کی بندگی سے اسے عظمت اور شرف حاصل ہوتا ہے۔اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش شروع کر دے تو انسان اپنی تذلیل خود کرتا ہے۔اللہ کا ارشاد ہے"ہم نے اولادِ آدم کو بزرگی عطا کی ہے۔"

2۔مساوات

عقیدہ توحید مساوات کا درس دیتا ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے تمام انسانوں کا خالق ایک ہے۔مزید براں وہ سب آدم و حوا کی اولاد ہیں۔اس لیے رنگ،زبان، وطن اور نسل کی بنیاد پر کوئی فضیلت نہیں۔وجہ فضیلت صرف انسان کی پرہیزگاری ہے۔

http://fsconline.info

3۔تقوٰی و پرہیزگاری:

اللہ تعالٰی پر ایمان انسان کو برائیوں سے بچاتا ہے اور نیکیوں کی طرف راغب

کرتا ہے کیونکہ ایک مومن یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ اس کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

4۔شجاعت و بہادری

توحید پر ایمان رکھنے والا کسی سے نہیں ڈرتا وہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔اس کے لیے نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔یہ ایمان انسان کو بہادری اور شجاعت کا جوہر عطا کرتا ہے اور اعلیٰ مقاصد کے لیے قربانی کے لیے آمادہ کرتا ہے۔

5۔عزت نفس وخودداری:

اللہ کو حاجت روا سمجھنے والا کسی کے سامنے نہیں جھکتا اس میں خودداری کا وصف پیدا ہو جاتا ہے جو اعلیٰ کارگزاری کے لیے ایک بنیادی شرط ہے۔

6۔انکساری:

انسان اگر غرور اور تکبر میں مبتلا ہو جائے تو خدائی کے دعوے کرتا ہے۔دوسرے انسانوں کو حقیر سمجھ کر ان پر ظلم وستم ڈھاتا ہے لیکن عقیدہ توحید اس میں عجز وانکساری پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے۔

7۔حریت وآزادی:

http://fsconline.info

اللہ کو معبود سمجھنے والا کائنات کی ہر چیز کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کر لیتا ہے اور وہ حریت وآزادی کے ساتھ باوقار انداز میں زندگی بسر کرتا ہے۔

8۔مایوسی سے نجات

اللہ پر کامل یقین رکھنے والا مشکل ترین حالات میں بھی مایوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ اس کی ہر مشکل کو آسان کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔انبیاء علیہم

السلام نے مشکل ترین حالات میں بھی مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیا اور حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کیونکہ ان کا پختہ ایمان تھا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی انہیں گزند نہیں پہنچا سکتا۔

9۔ وسعت نظر

اللہ کو ایک ماننے والا اور یہ یقین رکھنے والا کہ ہر چیز کا خالق اور رب اللہ تعالی ہے۔ تنگ نظری سے بالاتر ہو کر مخلوق خدا کی بہتری کے لیے کوشاں رہتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ سب لوگوں کو اس کی رحمتوں سے فیض یاب ہونا چاہئے۔

10۔ سکون قلب:

عقیدہ توحید انسان کو اطمینان قلب کی دولت عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالی پر کامل یقین رکھنے والے ہمیشہ روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں جو اللہ کا سب سے بڑا انعام ہے۔

11۔ پوری زندگی میں توازن

توحید محض عام مفہوم میں ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ پوری انسانی زندگی کی اصلاح اور اس میں اعتدال و توازن پیدا کرنے کا ایک راستہ ہے۔

http://fsconline.info

12۔ علوم و فنون کی ترقی اور توحید

اگر غور کیا جائے تو علوم و فنون کی ترقی میں اس نظریے نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ توحید ہی انسان میں فکری یکسوئی اور ارتکاز پیدا کرتی ہے۔ اسی سے انسان کے عمل میں یکسوئی اور مکمل توجہ پیدا ہوتی ہے۔ فکری یکسوئی اور مکمل طور پر توجہ کے ساتھ کسی عمل کو سرانجام دینا تمام علوم کے لئے بنیادی ضرورت ہے۔ قرن اول کے

مسلمانوں کا عقیدہ مضبوط تھا۔ اسی بناء پر ان سے علوم وفنون کی ترقی میں کارنامے ظہور پذیر ہوئے۔

شرک

معنی ومفہوم

شرک کے لغوی معنی ''حصے داری'' اور ''ساجھے پن'' کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ کی ذات، صفات، قدرتوں یا صفات کے تقاضوں میں کسی کو اس کا ساجھی یا حصے دار ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک توحید کی ضد ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے جو انتہائی قابل مذمت اور ناقابل معافی ہے۔

شرک کی مذمت اور اس سے بچنے کا حکم

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات میں شرک کی مذمت بیان ہوئی ہے۔

1. ان الشرک لظلم عظیم (لقمان:13)

بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

2. ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذالک لمن یشاء (النساء:48)

بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔

3. ومن یشرک باللہ فکمانما خر من السما (الحج:31)

اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا۔

4. انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ

(المائدہ:72)

بیشک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس پر اللہ نے جنت کو حرام

کر دیا۔

5. واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا (النساء:36)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

6. فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون (البقرہ:22)

پس تم اللہ کا کسی کو ہمسر نہ ٹھہراؤ جب کہ تم جانتے بھی ہو۔

7. ولم یکن لہ کفواً احد

اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

www.pakstudy.com

شرک کی اقسام

1۔ذات میں شرک

اسلام سے قبل کے مذاہب میں اللہ کی ذات میں دوسروں کو شریک ٹھہرالیا گیا تھا مثلاً عیسائی تین خداؤں کے قائل ہیں اسے تثلیث کہا جاتا ہے۔مجوس دو خدا (خدائے خیر اور خدائے شر) کے قائل ہیں۔بعض نے دیوی دیوتاؤں کو خدا کا ہمسر قرار دیا۔قرآن مجید نے ان تمام قسم کے شرکوں کی نفی کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ اللہ کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ بیٹی۔ارشاد ہے۔

1. لم یلد ولم یولد

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔(نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا)

2. ولا تقولوا ثلاثة (المائدہ:120)

تم نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں۔

3. لا تتخذوا الهين اثنين (النحل:51)

تم دو معبود نہ بناؤ۔

2۔صفات میں شرک:

اللہ تعالٰی اپنی صفات میں بھی یکتا و بے مثال ہے۔یہ عقیدہ رکھنا کہ خدائی صفات کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں،صفات میں شرک ہے اللہ تعالٰی کی صفات تین قسم کی ہیں۔

الف۔کمالی صفات: یہ وہ صفات ہیں جس میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔مثلاً احد،خالق وغیرہ۔

ب۔جلالی صفات: یہ وہ صفات ہیں جن سے خدا کی عظمت و کبریائی اور اعلٰی شان ظاہر ہوتی ہے۔ان صفات کا بندوں سے اظہار کسی صورت میں بھی روا نہیں مثلاً العزیز اور الجبار

ج۔جمالی صفات: یہ صفات ایسی ہیں جن سے اللہ تعالٰی کی رحمت کا اظہار ہوتا ہے۔ان کا ایک پرتو بندوں میں بھی پایا جاتا ہے مگر یہ صفات کمال کے درجے میں اللہ کی ذات میں ہی موجود ہوتی ہیں۔بندوں میں جو بھی صفت پائی جاتی ہے وہ اللہ کی عطا کردہ ہے۔ایسی صفات یہ ہیں۔رحیم،غفور اور عفو

3۔عبادات میں شرک:

توحید کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے اسی لیے حکم

دیا کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔ سورۃ فاتحہ میں بھی ہم اسی بات کا اعلان اور اقرار کرتے ہیں۔ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔''

4۔ حکم میں شرک

توحید ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہم صرف اللہ کا حکم مانیں۔ ارشاد ہے۔

ان الحکم الا للہ

حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔

یہ بھی فرمان خداوندی ہے۔

''جو کوئی اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو یہی لوگ کافر ہیں۔''

www.pakstudy.com

5۔ نفسانی خواہشات کی غلامی

یہ اللہ کا حق ہے کہ اسی کے احکام کی پیروی کی جائے۔ خواہشات نفس کی پیروی شرک کے مترادف ہے قرآن میں ہے:

افرء یت من اتخذ الھہ ھوہ (الجاثیہ:23)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔''

http://fsconline.info

اللہ کے احکام کو نظر انداز کر کے اپنے آپ کو خواہشات کا غلام بنا لینا بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ ہم نے اللہ کے احکام کو نظر انداز کر کے خواہشات کو معبود بنا لیا تو بڑے نقصان اور گھاٹے کی بات ہے اس سے بچنا چاہیے۔

شرک کی مذمت کی وجوہ

1۔عظمت انسانی کے منافی

اللہ نے انسان کو اپنی مخلوقات میں بلندترین مرتبے پر فائز کیا ہے۔اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے تو اپنے آپ کو اس مرتبے سے گرا کر ذلیل وخوار کر لیتا ہے کیونکہ اس کائنات میں اللہ کے سوا کوئی اس لائق نہیں جس کے سامنے جھکا جائے۔شرک سے پرہیز اس لیے لازم ہے کہ یہ انسان کی عظمت اور وقار کے منافی ہے۔کائنات کی سب چیزیں انسان کی خدمت کے لئے ہیں۔ان سے حاجتیں طلب کرنا کم عقلی ہے۔اور اپنے مقام سے گرنا بھی۔

www.pakstudy.com

2۔اللہ کی شان کے منافی

اللہ تعالٰی اس کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک ہے وہی سب کا رازق ہے۔اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا یا کسی کو اس کا ہمسر قرار دینا اس کی شان کے منافی ہے۔اسی وجہ سے شرک کو ناقابل معافی گناہ قرار دیا گیا ہے۔

3۔انسانی شخصیت میں انتشار

ایک سے زیادہ جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے والے کی شخصیت میں وحدت نہیں ہو سکتی۔اس کی شخصیت تقسیم ہو جاتی ہے اور اس کے سیرت و کردار میں وحدت اور مرکزیت کا فقدان ہوتا ہے۔اس کے برعکس توحید انسانی سیرت و کردار کو ایک سانچے میں ڈھال دیتی ہے۔

http://fsconline.info

4۔بزدلی اور پست ہمتی:

شرک انسان میں بزدلی اور پست ہمتی پیدا کرتا ہے انسان جب جھوٹے

معبودوں سے ڈرنے لگتا ہے تو کائنات کی ہر اس چیز سے خوفزدہ ہو جاتا ہے جس سے اس کا ذہن مرعوب ہوتا ہے۔اس کے برعکس توحید یعنی یہ یقین کہ اللہ کے سوا کوئی نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا انسان کو بہادر بنا دیتا ہے۔

5۔شرک جہالت کا نتیجہ ہے:

قرآن کے مختلف مقامات پر اعلان کیا گیا ہے کہ شرک کی کوئی دلیل اور ثبوت کائنات میں موجود نہیں۔مشرک ازراہ جہالت کا ارتکاب کرتے ہیں۔(الحج:71,8)

6۔شرک فکری اور عملی یکسوئی کے منافی ہے

جس طرح توحید سے انسانی فکر اور عمل میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے۔شرک انسانی ذہن کو یکسوئی سے محروم کر دیتا ہے۔انسانی فکر و عمل میں مرکزیت اور توجہ نہ ہو تو انسان کامیاب زندگی سے محروم ہو جاتا ہے۔

ملائکہ (فرشتے)

معنی ومفہوم

ملائکہ جمع ہے ملک کی جس کے معنی قاصد کے ہیں۔اس لیے قرآن میں ان کے لیے رسل کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔اس کے معنی بھی قاصد کے ہیں۔

http://fscoonline.info

فرشتوں کے بارے میں بنیادی تصورات

1۔نوری مخلوق

فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں۔فرشتوں کو اللہ تعالی نے روشنی سے پیدا فرمایا اور

انسان کو مٹی سے۔ نوری ہونے کی وجہ سے وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں۔

2۔نافرمانی فرشتوں کی سرشت میں نہیں

فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ اور وہ اللہ کا حکم بجالاتے ہیں۔ سورۃ تحریم کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہے۔ ''اللہ انہیں جو حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس کا حکم دیا جاتا ہے وہ اسے بجالاتے ہیں۔''

3۔فرشتے دیوی دیوتا نہیں

اللہ نے مختلف کاموں پر فرشتوں کو مامور کیا ہوا ہے لیکن وہ اپنے ارادے اور اختیار سے کچھ نہیں کرتے ،مشیت الٰہی کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مگر بعض جاہل قوموں نے انہیں دیوی دیوتاؤں کا مرتبہ دے دیا۔ مگر قرآن نے یہ بات واضح کر دی کہ وہ خود مختار دیوی یا دیوتا نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کے ارادے اور مشیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

4۔خدا کی بیٹیاں نہیں

فرشتوں کے بارے میں یہ تصور موجود تھا کہ یہ خدا کی بیٹیاں ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے اس غلط تصور کی پر زور انداز میں تردید کی اور فرشتوں کی صحیح حیثیت کو واضح کیا۔

5۔نیکی کا مظہر:

فرشتے دنیا میں نیکی کی علامت اور مظہر ہیں۔ اگر کسی کی انتہائی پارسائی اور نیکی کا اظہار کرنا ہو تو ہم کہتے ہیں کہ وہ فرشتہ ہے۔ ہاروت اور ماروت دو فرشتوں کی

طرف گناہ کی نسبت بے بنیاد ہے۔

مشہور فرشتے اور ان کے فرائض

1۔حضرت جبرائیل علیہ السلام

یہ انبیاء کے پاس اللہ کا پیغام پہنچانے پر مامور ہیں۔یہی اللہ کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔اس کا دوسرا نام روح القدس بھی ہے۔

2۔حضرت میکائیل علیہ السلام

رزق رسانی کے کام پر مامور ہیں۔اس سے متعلق تمام امور اللہ کے حکم سے بجا لاتے ہیں۔

www.pakstudy.com

3۔حضرت عزرائیل علیہ السلام

یہ ہر جاندار کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔اس لیے ان کو موت کا فرشتہ کہا جاتا ہے۔

4۔حضرت اسرافیل علیہ السلام

یہ صور پھونکیں گے تو قیامت واقع ہو گی جب دوبارہ پھونکیں گے تو مخلوق پھر زندہ ہو جائے گی۔

http://fsconline.info

5۔کراما کاتبین

یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں جو ہر وقت انسان کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔کچھ فرشتے انسان کی حفاظت کے لیے بھی ہر وقت انسان کے ساتھ موجود رہتے ہیں۔

6۔ منکر نکیر

یہ وہ فرشتے ہیں جو موت کے بعد قبر میں انسان سے اس کے رب اور اس کے رسول کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ نیک لوگ اللہ کے رب ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر لیتے ہیں اور بد کردار لوگ نہ تو اللہ کی ربوبیت کا قرار کرتے ہیں اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا۔

فرشتے لاتعداد ہیں جو اللہ کے حکم سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ (المدثر)

7۔ انبیاء اور مومنین کی نصرت

بہت سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء کی مدد فرماتے رہے اور انہیں ان کے دشمن سے محفوظ کرتے رہے۔

8۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس

فرشتے اللہ کی تسبیح و تقدیس میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔

9۔ بندوں پر خدا کی رحمت یا لعنت کا نزول:

اللہ کے حکم کے مطابق انسانوں کے اعمال کی روشنی میں خدا کی رحمت یا عذاب کا نزول بھی فرشتوں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

http://fsconline.info

10۔ احکام خداوندی کو جاری و ساری کرنا

اس نظام کائنات میں اللہ کے احکام فرشتے جاری و ساری کرتے ہیں اور اس نظام کائنات کے چلانے میں مشیت ایزدی کے تحت اہم خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

11۔خدمت انسانی

فرشتے بحکم خداوندی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ جس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ انہوں نے انسان کی عظمت کو تسلیم کر کے اس کی خدمت اور نصرت کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

12۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک درود پہنچانا:

فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔اس لیے ارشاد ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔“

www.pakstudy.com

رسالت

معنی ومفہوم

رسالت کے لغوی معنی ہیں ”پیغام پہنچانا“ اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔اصطلاح میں رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کے لیے مبعوث کیا ہو۔رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے۔نبی کے بھی معنی ہیں خبر دینے والا۔چونکہ رسول انسانوں کو ان حقائق سے آگاہ کرتے ہیں جو اس کے حواس سے باہر ہوں اس لیے انہیں نبی بھی کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے اپنے احکام رسولوں پر نازل کرتا ہے۔

http://fsconline.info

رسالت کی ضرورت و اہمیت

انسان کے لیے نبوت و رسالت کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ رسولوں کے بغیر انسان نہ تو کائنات کا صحیح علم حاصل کر سکتا ہے اور نہ اپنی زندگی کے لیے صحیح نظام حیات کہیں سے لے سکتا ہے۔ انبیاء کی ضرورت و اہمیت حسب ذیل حقائق سے واضح ہوتی ہے۔

1۔ کائنات کا صحیح علم

علم حاصل کرنے کے ذرائع حسب ذیل ہیں۔

الف۔ حواس: حواس کے ذریعے سے صرف مادی اشیاء کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

www.pakstudy.com

ب۔ عقل: علم حاصل کرنے کا ایک ذریعہ عقل بھی ہے لیکن عقل ان معلومات پر انحصار کرتی ہے جو حواس سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے اس کی رسائی بھی محدود ہے۔

ج۔ وجدان: تیسرا ذریعہ وجدان ہے جس کا انحصار قلبی مشاہدات پر ہے۔ وجدان بھی عقل کے تابع ہو کر محدود ہو کر رہ جاتا ہے غیر حسی اشیاء کا ادراک کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

http://fsconline.info

د۔ وحی: اس کائنات کے بارے میں صحیح اور قابل اعتماد معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ وحی الٰہی ہے جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے۔ وہ حقائق اور سچائیاں جو غیر مادی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں صرف وحی کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ہمارا خالق کون ہے۔ اور وہ کن صفات کا مالک ہے۔ انسانی وجود میں روح کی کیا اہمیت ہے؟

موت کے بعد کی زندگی کی کیا کیفیات ہوں گی؟ یہ سب کچھ ہمیں صرف انبیاءؑ کے ذریعے سے معلوم ہوسکتا ہے اور ان حقائق کے صحیح علم پر ہی انسان کی سیرت و کردار کی تشکیل و تعمیر کا انحصار ہے۔ ہم کائنات کے بارے میں صحیح علم حاصل کرنے کے لیے انبیاءؑ کے محتاج ہیں۔ انسان کی دنیا اور آخرت کے سنورنے اور اس کی کامیابی کا دارومدار ان سوالوں کے درست جواب پر ہے۔ اگر ان سوالوں کا اسے درست جواب نہ ملے تو وہ مشرک، ضعیف الاعتقاد اور گمراہ ہوسکتا ہے۔ انبیاء اور وحی الٰہی میں ان سوالوں کے درست جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو تین طریقوں سے پیغام بھیجتا ہے۔

(الف) چپکے سے کوئی بات دل میں ڈال دیتا ہے اسے وحی کہا جاتا ہے۔

www.pakstudy.com

ب۔ پردے کے پیچھے سے ہم کلام ہوتا ہے۔

ج۔ فرشتے کے ذریعے سے اپنا پیغام بھیجتا ہے۔

د۔ انبیاءؑ کے خواب بھی وحی کے مترادف ہوتے ہیں اور سچے ہوتے ہیں۔

2۔ اعمال کے انجام سے آگاہی:

انسان کی سیرت اور کردار کی تعمیر کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان اپنے اعمال کے انجام سے واقف ہو اور یہ واقفیت اور آگاہی ہمیں انبیاء کے ذریعے سے ہوتی ہے اس لیے فرمایا:

http://fsconline.info

رسلاً مبشرین و منذرین (النساء: 165)

''رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوتے ہیں۔''

مبشر اس اعتبار سے کہ وہ نیک اعمال کے اچھے انجام سے آگاہ کرتے ہیں۔ اور نذیر اس اعتبار سے کہ انسانوں کو برے اعمال کے انجام سے آگاہ کرتے ہیں۔

3۔ ہدایت ورہنمائی

اللہ تعالی نے ہر انسان کی فطرت میں اچھائی اور برائی کا شعور رکھا ہے مگر انسان اپنے اعمال اور ماحول کی وجہ سے اس فطرتی شعور سے محروم ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام انسانوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلاتے ہیں اور گمراہی سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لاتے ہیں تاکہ دنیا میں شیطانی قوتوں کو مغلوب کیا جا سکے۔

4۔ عملی نمونہ

انبیاء علیہم السلام ہمارے سامنے مثالی کردار پیش کرتے ہیں جس پر عمل پیرا ہو کر انسان دونوں جہانوں کی کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا:

www.pakstudy.com

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (الاحزاب:21)

”بے شک تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے“

انبیاء کا کام ہے کہ وہ اپنی زبان سے ہمیں حق اور باطل کو الگ الگ کر کے بتلاتے اور اللہ کا پیغام ہم تک پہنچاتے ہیں۔

وہ اپنے عمل سے اللہ کے احکام پر عمل کر کے دکھاتے ہیں اور ہم عمل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حج کے مناسک سیکھا کرو اور جیسے میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح نماز ادا کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل قرآن تھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی عملی شکل تھے۔ انبیاء ہی اپنے عمل سے

اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ اللہ کے احکام قابل عمل ہیں۔

5۔ مثالی نظام حیات:

انبیاء کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسا نظام حیات دیتا ہے جو ان کی فطری ضروریات کو ملحوظ رکھتا ہے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام ہائے حیات خامیوں سے مبرا نہیں۔ قانون سازی کرنے والے افراد اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے قانون سازی کرتے ہیں۔ انسان کی ہمہ گیر ضرورتوں اور فطری تقاضوں کے مطابق صرف وہی نظام حیات ہے جو اللہ نے اپنے انبیاء کے ذریعے سے نسل انسانی کو دیئے اور ان میں سب سے کامل نظام اسلام ہے۔

عقیدہ رسالت کی خصوصیات

1۔ تمام انبیاء پر ایمان لازمی ہے:

عقیدہ رسالت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء و رسل مبعوث ہوئے ان کی رسالت اور نبوت کو برحق جانیں اور ان سب کا احترام کریں۔ اسلام میں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں کہ ہم بعض رسولوں پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں۔ ایسا کرنا کفر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

لاتفرق بین احد من رسلہ (البقرہ: 285)

''ہم اس کے رسولوں میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے۔''

سورۃ النساء کی آیت نمبر 151 میں فرمایا: یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور ایک درمیان

میں راستہ نکالنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ پکے کافر ہیں۔

2۔تمام انبیاء کا احترام:

تمام انبیائے کرام قابل احترام ہیں ان میں سے کسی ایک کے بارے میں ان کے احترام کے منافی عقیدہ رکھنا یا کچھ کہنا سخت منع ہے۔

3۔ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوئے

اللہ تعالٰی نے ہر قوم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے ان میں رسول بھیجے۔جیسا کہ ارشاد ہے

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا (النحل 36)

www.pakstudy.com

اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے۔

یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر قوم کے لیے کوئی ہادی ضرور ہوتا ہے بعض اقوام کے رسولوں کا ہمیں علم نہیں لیکن اس کے باوجود مجمل طور پر سب پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں۔

4۔انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد،اعلان توحید

اللہ تعالٰی نے مختلف اوقات میں انبیاء اس مقصد سے مبعوث کیے کہ وہ اللہ کی توحید کا درس لوگوں کو دیں اور کتاب،اور اپنی نبوی فراست کی بنیاد پر لوگوں کے دلوں سے شرک و بت پرستی کی جڑیں ختم کریں۔اس سلسلے میں قرآن مجید کی متعدد آیات سے پتہ چلتا ہے کہ تمام انبیاء نے توحید کی دعوت دی اور شرک کی جڑیں کاٹیں۔

http://fsconline.info

سورۃ النحل آیت نمبر 36 میں فرمایا کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے جنہوں

نے اعلان کیا کہ ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (شیطان) کی پیروی سے بچو۔

سورۃ انبیاء کی آیت 25 میں ارشاد ہے۔

"ہم نے آپ سے قبل کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے پاس یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس صرف میری عبادت کرو۔"

یہ مضمون سورہ ہود کی آیات 26,50,61,84 اور بہت سے دیگر مقامات پر بھی بیان ہوا ہے۔

5۔ بعض انبیاء کی بعض پر فضیلت

ہمارے لئے سب انبیاء ورسل کی صداقت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ہم انبیاء میں فرق نہیں کر سکتے۔ البتہ اللہ نے بعض انبیاء کو ان کے فضائل میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام انسانوں کے باپ، حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ، حضرت اسمائیلؑ ذبیح اللہ، حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

6۔ انبیاء کی تعداد اور ان کے حالات

قرآن مجید میں نام لے کر صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ تمام انبیاء کے حالات و واقعات بھی بیان نہیں کیے گئے اور یہ بات واضح کر دی کہ قرآن میں مذکورہ انبیاء کے علاوہ اور بھی انبیاء رسل مبعوث ہوئے۔ سورۃ مومن کی آیت نمبر 78 میں ارشاد خداوندی ہے۔

"ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے
بعض کا حال ہم نے آپ سے بیان کیا ہے اور ان میں سے بعض
کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا۔"

تاہم بعض روایات میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی گئی ہے۔

7۔ رسالت اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے:

رسالت اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ کوئی شخص اپنے علم محنت اور ریاضت سے یہ منصب حاصل نہیں کر سکتا اس لیے اللہ نے فرمایا:

"یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔"

یہ بھی فرمایا

www.pakstudy.com

الله اعلم حيث يجعل رسالته (الانعام 124)

اللہ زیادہ بہتر جاننے والا ہے کہ اسے اپنی رسالت کس کے سپرد کرنی ہے۔

اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہی کو نبوت کا حقدار سمجھتے تھے۔ آپ بنی اسماعیل میں سے مبعوث ہوئے تو بنی اسرائیل جل اٹھے۔

8۔ معصومیت:

اللہ تعالیٰ کے تمام رسول گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ شیطان انہیں گمراہی کی طرف نہیں لے جا سکتا۔ نہ ہی کسی رسول کا کوئی عمل نفسانی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اپنے ہر عمل کو اللہ کی منشاء کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔ اس میں بنی اسرائیل کا رد ہے کہ وہ انبیائے کرام کے بارے میں بڑے گستاخانہ اور قابل شرم نظریات رکھتے تھے۔

9۔انسان کامل

انبیاءاگرچہ انسان ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ انہیں ایسے اوصاف سے نوازتا ہے جو دوسروں میں نہیں ہوتے۔انسانوں میں پیغمبر اس مقام پر فائز ہوتے ہیں جہاں عام لوگوں کی رسائی نہیں۔انسانیت کی معراج منصب رسالت میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے انبیاءکو نہ فرشتوں میں سے اور نہ جنوں میں سے مبعوث کیا ہے کیونکہ انسانوں کی رہنمائی کے لیے ان میں سے ہی اعلیٰ اوصاف کی حامل ہستی کو ہونا چاہیے۔جس کے عملی نمونہ کی پیروی کر کے وہ کامیاب وکامران ہوسکیں۔

10۔انبیاءانسان ہوتے ہیں:

انبیاء چونکہ انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اس لئے وہ انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انبیاءنہ فرشتے ہوتے ہیں۔نہ کوئی اور مخلوق۔

رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

1۔عالمگیریت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام انسانوں کے لیے ہے۔جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

http://fsconline.info

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمعیا

(الاعراف:158)

”آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاءورسل اپنی اپنی مخصوص قوم کی ہدایت کے لیے تشریف لاتے تھے۔یہ شرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو حاصل ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نسل انسانی کے رسول ہیں۔

2۔دائمی رسالت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے لے کر قیامت تک کے انسانوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رسول ہیں۔اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دائمی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پہلے انبیاء کی طرح کبھی منسوخ نہیں ہوگی۔کیونکہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

3۔دین کی تکمیل

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مکمل ہونے کا اعلان اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ:3)

آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔

قرآن مجید اور سنت رسول کی صورت میں جو نظام حیات عطا ہوا ہے اس میں تکمیلی شان موجود ہے اور وہ ہر زمانے کے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کرسکتا ہے۔

4۔اعتدال وتوازن اور خیر کی داعی رسالت:

قرآن نے آپ کی امت کو امت وسط، خیر امت، اعتدال و توازن پر مبنی تعلیمات کی حامل قرار دیا ہے۔

5۔دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت:

الف۔حفاظت قرآن: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب

قرآن مجید چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے۔ یہ چونکہ آخری کتاب ہے اس لیے انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ نے اس سرچشمہ ہدایت کی حفاظت کو اپنے ذمہ لیا ہے قرآن سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں اپنے نزول کے تھوڑے عرصے کے بعد تحریف کا شکار ہو گئیں۔ مگر قرآن مجید نہ صرف تحریری طور پر موجود ہے بلکہ لاکھوں سینوں میں بھی محفوظ ہے۔ وعدہ خداوندی ہے۔

انا نحن نزلنا الذکرو انا له لحفظون (الحجر:9)

(ب) سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت

www.pakstudy.com

چونکہ سنت نبوی قرآن مجید کی تفسیر ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرح اس کی حفاظت کا بھی انتظام کیا ہے۔ ہر دور میں محدثین کرام کی ایسی جماعت موجود رہی ہے جس نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت وحفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیے رکھیں۔ ان کی عظیم محنت شاقہ کے نتیجے میں حدیث کی مستند اور معتبر کتب احاطہ تحریر میں آئیں جو حفاظت سنت کا ذریعہ بنیں۔

6۔ سراپا رحمت

http://fsconline.info

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہے۔ انسانوں نے خود ساختہ پابندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ رکھا تھا۔ آپ نے لوگوں کو ان جکڑ سے نجات دلائی۔ آپ نے انسانوں کو انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی غلامی سے نجات دلائی اور انہیں اللہ کے

قانون کے تابع کیا۔

7۔تعلیمات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامعیت:

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نسل انسانی اور تمام زمانوں کے لیے رسول ہیں۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں اس قدر جامعیت ہے کہ قیامت تک کے انسان خواہ کسی بھی قوم یا دور سے تعلق رکھتے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **تعلیمات** سے ہدایت ورہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

8۔سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ گیری:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں اتنی ہمہ گیری ہے کہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانوں کی رہنمائی کرتی ہے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عائلی زندگی ہو یا سیاسی، بچوں سے برتاؤ ہو یا بڑوں سے معاملہ، عبادات ہوں یا معاملات، امن ہو یا جنگ، زندگی کے ہر پہلو میں سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے۔

9۔تمام انبیاء کی صفات کے حامل:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات میں وہ تمام خوبیاں اور کمالات موجود ہیں جو پہلے انبیاء میں فرداً فرداً موجود تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار انبیاء اور آخری نبی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اللہ نے انہی خوبیوں کی وجہ سے دوسرے انبیاء پر امتیاز بخشا ہے۔بقول شاعر آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔"

10۔ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کردیا

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت واجب العمل ہے اور جو کوئی کسی اور دین یا شریعت کی پیروی کرے گا اللہ کے ہاں اسے قبولیت حاصل نہیں ہوگی۔ ارشاد خداوندی ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (آل عمران:185)

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کی جائے گا۔

www.pakstudy.com

11۔ ختم نبوت:

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دین کی تکمیل ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

دلائل

http://fsconline.info

1۔ قرآن سے دلائل

قرآن حکیم کی ایک سو سے زائد آیات سے علماء نے ختم نبوت پر بالواسطہ اور بلاواسطہ دلائل مہیا کیے ہیں۔

2۔حدیث سے دلائل

علماء نے واضح کیا ہے کہ کم از کم معتبر اور ثقہ احادیث میں وضاحت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب:40)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

میں آخری نبی ہوں میرے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:

"بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصر نبوت کی آخری اینٹ اپنی ذات مبارک کو قرار دیا جس سے آخری نبی ہونے کا مفہوم نکلتا ہے۔

www.pakstudy.com
https://cssonline.info

3-1اجماع صحابہ:

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کئی طالع آزماؤں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں صحابہ کرامؓ

نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

1-4 اجماع امت

عہد نبوی سے آج تک امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول

بعض اوقات یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ نبی نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ نئی شریعت کے ساتھ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی نبوت کے تابع ظلی نبی آ سکتا ہے۔ یہ محض مغالطہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی طرح کے نبی نہ آنے پر امت کا اجماع ہے۔

www.paksoly.com

آسمانی کتابیں

تعارف

وہ کتابیں جو انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ کی طرف سے مختلف پیغمبروں پر نازل کی گئیں الہامی یا آسمانی کتابیں کہلاتی ہیں۔ قرآن مجید سے پہلے تین مکمل کتابیں اور بہت سے صحیفے اللہ کی طرف سے نازل ہوئے۔ جن کی اصل تعداد صرف اللہ کو ہی معلوم ہے۔ مگر روایات میں ان کی تعداد چھ سو بتائی گئی ہے۔ عام اصطلاح میں صحیفہ چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں۔

http://fsconline.info

الہامی کتب پر ایمان:

اللہ نے ہر نبی و رسول پر وحی کے ذریعے کچھ نہ کچھ ہدایات و احکام ضرور نازل فرمائے ہیں۔ ان پر ایمان لانے کے بارے میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ارشاد ربانی ہے:

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک

(البقرہ:4)

''اور متقی مومنوں کی یہ بھی صفت ہے کہ وہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا یعنی قرآن پر یقین رکھتے ہیں اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سابقہ کتب) اس پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

یہ بات قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی بیان ہوئی ہے۔سورۃ البقرۃ آیات نمبر:136 سورۃ البقرہ آیت نمبر 285 سورۃ النساء آیت نمبر 136، سورۃ آل عمران آیت نمبر 84 میں اسی بات کا ذکر کیا گیا ہے۔

پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ وہ بھی سچی کتابیں تھیں اور ان کے بیان کردہ قوانین پر ان کے زمانے کے لوگوں پر عمل کرنا لازم تھا۔ان کتابوں میں چونکہ تحریف ہو چکی ہے، اصل حالت میں کہیں بھی موجود نہیں نیز قرآن مجید نے انہیں منسوخ کر دیا ہے۔اب صرف قرآنی تعلیمات پر عمل لازم ہے۔

www.pakstudy.com

سابقہ الہامی کتب پر تحریف:

http://fsconline.info

قرآن سے پہلے نازل ہونے والی الہامی کتب میں سے کوئی بھی تحریف سے پاک نہیں۔ان میں تحریف لفظی، تحریف معنوی اور تحریف لسانی ہوتی رہی۔جس کا ذکر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ہوا ہے۔(البقرہ: 75 (المائدۃ:13,14,41) ان آسمانی کتابوں پر غیر ملکیوں کے حملوں کے باعث ایسا وقت بھی آیا کہ یہ کتابیں مٹا دی گئیں بعد میں انہیں حافظے کی بنیاد پر دوبارہ مرتب کیا گیا۔خود اہل کتاب تسلیم کرتے ہیں کہ بڑے مضحکہ خیز طریقے سے انہیں

پھر سے مرتب کیا گیا۔ ان کا محفوظ نہ رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی تعلیمات دائمی نوعیت کی نہ تھیں۔ یہ صرف قرآن مجید کو خصوصیت حاصل ہے کہ اس کی تعلیمات میں ابدیت پائی جاتی ہے۔ اس لیے اللہ نے اس کو محفوظ بھی کیا ہوا ہے۔ (الحجر:9،حم السجدۃ:42)

مشہور الہامی کتب

1۔قرآن مجید:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی جو آخری کتاب ہے۔ اس کتاب کی خصوصیات کا مفصل ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔

www.pakstudy.com

2۔زبور

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ موجودہ بائبل کے عہد نامہ عتیق میں محرف سورت میں موجود ہے۔

3۔تورات

یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب آج اپنی اصلی حالت میں ناپید ہے۔ بنی اسرائیل نے اس میں کئی تبدیلیاں کردی ہیں۔ موجودہ بائبل کی پہلی پانچ کتب توراۃ کہلاتی ہیں۔

http://fsconline.info

4۔انجیل:

یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ عبرانی زبان میں تھی۔ مگر عبرانی زبان میں انجیل آج نایاب ہے۔ اسوقت چار اناجیل ملتی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، جو متی، لوقا، مرقس اور یوحنا سے منسوب ہیں۔ انجیل

برناباس اصل انجیل سے قریب ترین ہے۔چاروں اناجیل بائبل کے عہدنامہ جدید میں موجودہیں۔

5۔صحیفہ ابراہیم:

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کوصحیفہ عطافرمایا۔

6۔صحیفہ آدم:

بعض مستند روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر بھی اللہ تعالٰی نے صحیفہ نازل فرمایا تھا۔

اس کے علاوہ اور بھی پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوتے رہے۔

www.pakstudy.com

ضرورت واہمیت:

الہامی کتب کی ضرورت واہمیت نبوت ورسالت کی ضرورت واہمیت کی طرح ہے۔اس لیے انبیاءؑ پر بذریعہ وحی جو کتابیں نازل ہوتی ہیں وہی ان کی تعلیمات کا محور ہوتی ہیں۔

اوران کا عملی نمونہ ان کی تعلیمات کی تفسیر ہوتا ہے۔الہامی کتابوں کی ضرورت و اہمیت کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

http://fsconline.info

1۔کائنات کا صحیح علم:

الہامی کتابوں کے ذریعے ان حقائق کا علم حاصل ہوتا ہے جوانسان کے حواس سے ماوراہیں۔اورجن کے بارے میں صحیح علم پرہی انسان کی سیرت وکردار کی تعمیر و تشکیل کا دارومدار ہے۔مثلاً اللہ کی صفات،آخرت کی زندگی وغیرہ وغیرہ۔

2۔سرچشمہ ہدایت

الہامی کتاب نسل انسانی کے لیے سرچشمہ ہدایت ہوتی ہیں۔انسان ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہے۔کوئی اور ایسا مستند ذریعہ نہیں جس سے وہ رہنمائی حاصل کر سکے۔

3۔نیکی اور بدی کا شعور:

الہامی کتب انسانوں میں نیکی اور بدی کا شعور بیدار کرتی ہیں۔اگرچہ انسان کو اللہ نے نیکی اور بدی کے شعور سے نوازا ہے لیکن انسان کے اعمال سے یہ شعور ماند پڑ جاتا ہے۔اس لیے یہ الہامی کتب یاددہانی کا کام کرتی ہیں اور اس شعور کو جلا بخشتی ہیں۔

www.pakstudy.com

4۔اعمال کے انجام سے آگاہی:

الہامی کتب انسان کو ان کے اچھے اور برے اعمال کے انجام سے آگاہ کرتی ہیں تاکہ وہ برے اعمال کے تباہ کن انجام سے اپنے آپ کو بچا سکیں اور دونوں جہان میں کامیابی و کامرانی عطا کرنے والے نیک اعمال کو اختیار کر سکیں۔

5۔مثالی نظام حیات

http://fsconline.info

الہامی کتابیں نسل انسانی کو ایک مثالی نظام حیات عطا کرتی ہیں جو کہ انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے نظاموں کے برعکس ہر قسم کی خامیوں سے پاک ہوتا ہے۔

الہامی کتابوں کی مشترک تعلیمات

تمام الہامی کتابوں میں دین کی بنیادی باتیں مشترک ہیں مثلاً توحید، اللہ کی صفات، اللہ کی عبادت، رسولوں پر ایمان، آخرت کے دن پر ایمان، اعمال کی جزا و

سزا اور مکارم اخلاق وغیرہ وغیرہ۔

الہامی کتابوں کی شریعتیں مختلف ہیں

تمام الہامی کتابوں کا دین یعنی بنیادی باتیں ایک ہونے کے باوجود ان کی شریعتیں مختلف ہیں۔ ہر دور کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔اس لیے شریعت کے تفصیلی قوانین بھی ان کتابوں میں مختلف تھے۔مثلاً اللہ کی عبادت کا حکم تمام الہامی کتابوں میں ہے۔یہ دین ہے مگر عبادت کے طریقے مختلف ہیں، یہ شریعت ہے۔

قرآن مجید کی خصوصیات

1۔مکمل ضابطہ حیات

www.pakstudy.com

قرآن مجید نسل انسانی کے لیے ایک بے مثال ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جو ہر دور کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔انسان کی زندگی کے ہر شعبے کے لیے کہیں اجمالی اور کہیں تفصیلی احکام موجود ہیں۔اللہ نے تکمیل دین کا خود ہی اعلان فرمایا ہے اور وہ تکمیل قرآن کی سورت میں ہوئی ہے۔(المائدۃ:3)

2۔لا جواب فصاحت وبلاغت

قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ اس کی فصاحت وبلاغت بے مثال و بے نظیر ہے اور کسی بھی انسان کے لیے اس کی تقلید ممکن نہیں۔اس کی نظیر لانے سے عرب و عجم کے تمام فصیح و بلیغ لوگ عاجز رہے۔قرآن مجید میں مخالفین کو دعوت دی گئی کہ جنہیں اس کے اللہ کے کلام ہونے میں شک ہے کوئی ایک چھوٹی سی سورت قرآن کی سورت کے مقابلے میں لا کر دکھائیں مگر کسی نے اس کے چیلنج کو قبول نہیں کیا۔

http://fsconline.info

دنیا کی کسی بھی الہامی کتاب میں یہ وصف اتنے کمال کے ساتھ موجود نہیں تھا۔

3۔ کامیابی کا ضامن:

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا ہے کہ اب انسانوں کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ قرآن مجید سے ہدایت حاصل کریں اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے ہدایت تلاش کرنے والوں کو گمراہ قرار دیا اور قرآن ہی کی ہدایت کو حقیقی ہدایت قرار دیا۔ (بنی اسرائیل:9)

4۔ کتاب ہدایت و نصیحت:

قرآن مجید اپنا تعارف "ہدایت" "موعظت (نصیحت) ذکر، برہان، نور مبین (واضح روشنی) دلوں کے لئے شفاء، بتیان (وضاحت) وغیرہ ناموں سے کرواتا ہے۔

www.pakstudy.com

5۔ آسان کتاب:

قرآن مجید میں ہے کہ ہم نے نصیحت و راہنمائی کیلئے قرآن کو آسان بنا دیا ہے۔ اسے پڑھنا بھی آسان، اس کے دلائل کو سمجھنا بھی آسان اور اس پر عمل کرنا بھی آسان ہے۔ (القمر:17)

6۔ تحریف سے محفوظ رہنا

http://fsconline.info

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے منبع ہدایت ہے اس لیے اللہ نے اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا اور اسے پورا بھی کیا۔ اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت کو تواتر سے جاری کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ (القیامتہ:15-18) ارشاد فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون (الحجر:8)

"بے شک ہم نے ذکر (قرآن مجید) اتارا ہے اور بے

شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

سورۃ حم السجدہ کی آیت 42 میں فرمایا کہ باطل اس میں کسی بھی سمت سے داخل نہیں ہو سکتا۔

چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود قرآن مجید ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے۔ اس کی حفاظت دور رسالت سے لے کر آج تک تحریری طور بھی ہو رہی ہے اور سند تواتر کے ذریعے سے بھی۔ ہر زمانے میں ہزاروں حفاظ اپنے سینوں میں قرآن کو محفوظ رکھتے آرہے ہیں اور پھر اگلی نسل کو بھی منتقل کرتے ہیں۔ یہ اس کی حفاظت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ دنیا کی کوئی قوم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

www.pakstudy.com

7۔ اثر آفرینی:

قرآن مجید کا یہ بھی معجزہ ہے کہ اس میں ایک حلاوت اور شیرینی ہے جو ہر قری اور ہر سامع کو حد درجہ متاثر کرتی ہے۔ یہ قرآن مجید کی اثر آفرینی ہی تو تھی جس کی وجہ سے تیئس سال کی مختصر مدت میں تاریخ عالم میں وہ انقلاب آیا جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ انبیائے سابقین اپنی سینکڑوں سال کی تبلیغی مساعی کے باوجود کوئی بڑا انقلاب نہ لا سکے۔ یہ قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا کرشمہ تھا جو اتنی تھوڑی مدت میں وہ انقلاب آیا جس نے پورے عالم انسانی کو متاثر کیا اور اب بھی اس کا فیضان جاری ہے۔ قرآن نے لوگوں کے دلوں کو متاثر کیا۔ لوگوں کی زندگیاں اور ان کی پسند و ناپسند کو بدل دیا۔ اخلاق اور اخلاقی اقدار کو بدل ڈالا۔ علوم وفنون کی ایک مختصر عرصہ میں دیرپا بنیادیں رکھ دیں۔ سیاست، معشیت، معاشرت میں دور رس تبدیلیاں پیدا کیں۔

8۔تمام الہامی کتب کی ابدی تعلیمات کا جامع:

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے پہلی الہامی کتب کی ابدی نوعیت کی تعلیمات کو محفوظ کیا ہے۔بہت سی آیات میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ یہ تعلیمات نسل انسانی کو پہلی مرتبہ نہیں دی جا رہیں۔اس سے پہلے انبیاء کو بھی اسی نوعیت کی تعلیمات دی جاچکی ہیں۔(المائدہ:48)

9۔قابل عمل تعلیمات

قرآن حکیم کی تعلیمات میں اعتدال اورمیانہ روی ہے۔صرف ایسے احکام دیئے گئے ہیں جن پرعمل کرنا ہر دور میں آسان ہے۔انسان کے حالات بدلنے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں۔قرآن کی اسی خوبی کی وجہ سے یہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے قابل عمل ضابطہ حیات ہے۔

10۔ابدی صداقتوں کا مجموعہ:

قرآن پاک ان سچائیوں اور صداقتوں کا مجموعہ ہے جو اس کائنات میں ابدی حیثیت رکھتی ہیں۔مگر انسان اپنے حواس،عقل اور وجدان کے ذریعے سے ان کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے سے قاصر ہے۔مثلاً وجود باری تعالیٰ،اس کی صفات،انسانی زندگی کا مقصد،کامیابی کے لیے ضابطہ عمل اور آخرت کی زندگی وغیرہ ایسی سچائیاں ہیں جو قرآن میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔ان ہی کے علم پر انسانی سیرت استوار ہوتی ہے۔

11۔زندہ زبان

عربی جو قرآن کی زبان ہے صدیوں گزر جانے کے باوجود زندہ زبان کی

حیثیت سے آج بھی ایک بین الاقوامی زبان ہے۔ وگرنہ پہلی آسمانی کتابیں جن زبانوں میں نازل ہوئیں وہ مدت ہوئی مردہ ہو چکی ہیں۔ ان زبانوں کو بولنے اور سمجھنے والے لوگوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ بھی آج تک متروک نہیں ہوئے۔

12۔ حکیمانہ انداز بیان:

قرآن مجید کا انداز بیان اور اسلوب اتنا پرتاثیر ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں۔ یہ بھی قرآن کا معجزہ ہے کہ اس کے اسلوب کو کوئی بھی نقل نہ کر سکا۔ اس کا انداز بیان خطیبانہ ہے۔ جس میں کسی حقیقت کو دلنشین کرانے کے لیے مختلف انداز اختیار کیے جاتے ہیں۔ کبھی تاریخی واقعات سے استدلال کیا جاتا ہے تو کبھی تدبر اور کبھی غور و فکر کی دعوت دی جاتی ہے۔ اسی حکیمانہ انداز بیان نے اسے لازوال بنا دیا ہے۔

www.pakstudy.com

13۔ آخری کتاب:

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ جس طرح وہ ہستی جس پر یہ نازل ہوئی قیامت تک کے انسانوں کے لیے رسول ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب بھی ہر قوم اور ہر زمانے کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔

http://fsconline.info

14۔ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

قرآن دنیا کی وہ کتاب ہے جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے عام کتابوں کو ایک بار پڑھنے کے بعد انسان دوبارہ پڑھنے میں دلچسپی کھو بیٹھتا ہے لیکن قرآن مجید کو جتنا زیادہ پڑھا جائے اسی قدر انسان روحانی تسکین اور اطمینان قلب حاصل کرتا

ہے اور بار بار پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

15۔ عالمگیریت:

قرآن مجید کی تعلیمات اپنے اندر عالمگیریت کو سموئے ہوئے ہیں۔یعنی وہ ہر رنگ، ہر نسل اور ہر وطن کے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کا وصف رکھتی ہے۔جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام انسانوں کے لیے ہے اسی طرح قرآن مجید کی تعلیمات بھی تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے ہیں۔قرآن واحد کتاب ہے جس نے ''اے انسانوں'' کا طرزِ خطاب استعمال کیا۔

16۔ حفظ میں آسانی

قرآن مجید دنیا کی واحد الہامی کتاب ہے جسے مسلمان اپنے سینوں میں اور حافظوں میں محفوظ کر لیتے ہیں۔اتنی ضخیم کتاب کا زبانی یاد ہو جانا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔جو اس کی حفاظت کا بھی ضامن ہے۔

17۔ عقلی معیار پر پورا اترنے والی کتاب

قرآن مجید میں کوئی بات خلاف عقل بیان نہیں ہوئی بلکہ اس کی تعلیمات کی صداقت اور حقانیت عقل کے معیار پر پوری اترتی ہیں۔آج تک جو سائنسی حقائق معلوم ہوئے ہیں ان سے قرآن کی سچائی ثابت ہوئی ہے۔کچھ نظریات قرآن کے خلاف آئے مگر وہ اپنی موت آپ مر گئے کیونکہ ان کا خلاف حقیقت ہونا ثابت ہو گیا۔

18۔ پیش گوئیوں کا پورا ہونا:

قرآن مجید میں جو پیش گوئیاں بیان ہوئی ہیں وہ سو فیصد پوری ہوئیں۔مثلاً

http://fsconline.info

قرآن مجید کا محفوظ رہنا۔اسی طرح یہود و نصاریٰ کے متعلق بہت سی پیش گوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔سلطنت روما کی مغلوبیت کے وقت اس کے چند سالوں کے بعد غالب آنے کی پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

19۔غور و فکر کی تلقین سے نئے علوم اور ترقی کی راہ ہموار کی

قرآن مجید میں علوم اخروی اور علوم عقلی کو ساتھ ساتھ بیان کیا ہے اور انسانوں کو غور و فکر کی دعوت دی ہے۔اس تدبر اور غور و فکر کے نتیجے میں کائنات کے حقائق معلوم ہوئے، نئے علوم کی بنیاد پڑی اور نسل انسانی ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی۔

www.pakstudy.com

آخرت

معنی و مفہوم

آخرت کے لغوی معنی ہیں بعد میں آنے والی۔اصطلاحی طور پر اس سے مراد وہ زندگی ہے جو انسانوں کو قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے عطا ہوگی۔آخرت کی ضد ''دنیا'' ہے جس کے معنی قریب کی چیز کے ہیں۔اس لیے موجودہ زندگی کو دنیوی زندگی کہا جاتا ہے۔موت کے بعد انسان کی روح فنا نہیں ہوتی بلکہ اسے دوبارہ جسم انسانی میں منتقل کر دیا جائے گا۔

http://fsconline.info

آخرت کے بارے میں قرآن مجید کی تعلیمات کا خلاصہ

1۔دوبارہ زندہ ہونا:

عقیدہ آخرت کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ انسان موت کے ساتھ دائمی طور پر فنا نہیں ہوگا بلکہ اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(الف) منکرین آخرت کے شبہات:

آخرت کا انکار کرنے والے لوگوں کے شبہات یہ ہوتے ہیں کہ انسان مرنے کے بعد خاک میں مل جاتا ہے اس لیے اس کا دوبارہ زندہ ہونا بعید از قیاس ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

(1) من یحی العظام وھی رمیم (یس: 78)

کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں۔

"اور وہ کہتے ہیں جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے جنم میں آئیں گے۔"

www.pakstudy.com

(ب) شبہات کا قرآنی جواب

اللہ تعالیٰ نے ان منکرین کے شبہات کا جواب یہ دیا ہے۔

قرآن مجید انہیں جواب دیتا ہے کہ تم دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو ہم تمہیں نہ صرف دوبارہ زندہ کریں گے بلکہ تمہاری ایک ایک پور کو سیدھا کر دیں گے۔ سورۃ القیامتہ میں فرمایا کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کر سکتے بلکہ ہم تو اس کی ایک ایک پور کو سیدھا کر دیں گے۔ (القیامتہ:3)

(1) وھو الذی یبدوا الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ (الروم: 27)

اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے۔

سورۃ یسین کی آیت نمبر 79 میں ارشاد ہے۔

(2) ''آپ انہیں کہہ دیجئے کہ وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار بنایا۔''

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 28 میں ارشاد ہے۔

تم نیست تھے۔ پھر اس نے تمہیں زندگی عطا کی پھر تمہیں مارے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔ پھر تم اس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔''

کنار ملہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ کس طرح ممکن ہے کہ آناً فاناً قیامت آجائے گی اور ہر شے تباہ ہو جائے گی۔ قرآن نے ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ بھی کیا اور فرمایا کہ ''جہاں تک قیامت برپا کرنے کا معاملہ ہے یہ تو ہمارے لئے اس قدر آسان ہے اور ہم اسے اس قدر جلدی برپا کر سکتے ہیں جیسے تم آنکھ جھپکتے ہو۔ بلکہ ہم تو آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے اور آسانی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں ''کن'' یعنی ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔'' (النحل: 77,40) (الحج: 1)

www.pakstudy.com

ان لوگوں کو دوسرا شبہ یہ تھا کہ کس طرح ہمارے اعمال کا حساب رکھا جا سکتا ہے۔ قرآن نے وضاحت کی ہے کہ قیامت کے روز تمہارے تمام اعمال کا حساب تمہارے سامنے ہو گا تو تم حیران و پریشان ہو جاؤ گے کہ اس میں تو کوئی چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی چھوڑا نہیں گیا جو اس میں درج نہ کیا گیا ہو۔ ہم نے کراماً کاتبین مقرر کر رکھے ہیں۔ جو ہر عمل کا ریکارڈ بنا رہے ہیں۔ یہ بات کمپیوٹر کے آنے کے بعد تو کسی طرح بھی ناقابل فہم نہیں رہی کہ چھوٹی سی ڈسک میں کتنے طویل دفتر بند ہوتے ہیں۔

http://fsconline.info

قرآن مجید میں دوبارہ زندہ ہونے کی بڑی سیدھی سی مثال پیش کی گئی ہے جو ہر انسان کے مشاہدے میں آتی ہے۔ جب زمین مسلسل گرمی اور تپش کے سبب ویران ہوتی ہے، زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے، پھر ہوائیں بادل لاتی ہیں اور بارش

برستی ہے تو وہیں پر طرح طرح کی زندہ چیزیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے اسی طرح سے انسان بھی زندہ ہوں گے۔ یعنی جب وہ فضا اور ماحول پیدا کر دیا جائے گا تو انسان اسی زمین سے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ سورۃ فاطر کی آیت نمبر 9 میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

د۔ دوبارہ زندگی انصاف کا تقاضا ہے

یہ مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں نیکی کی سربلندی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں لیکن ہمیشہ ان کو اس کا صلہ پورے طور پر دنیا میں نہیں ملتا۔ اسی طرح بعض لوگ دنیا میں ظلم وستم ڈھاتے ہیں۔ قتل وغارت کرتے ہیں مگر انہیں ان کے اعمال بد کی سزا بھی دنیا میں اکثر اوقات نہیں ملتی۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ ایک اور زندگی ہو جس میں انسانوں کو ان کے اعمال کی سزا دی جائے ورنہ یہ اللہ کی ذات پر الزام ہوگا کہ وہ انسانوں کو جزا اور سزا دینے پر قدرت نہیں رکھتا۔

2۔ اعمال کا محفوظ رہنا:

عقیدہ آخرت کا دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ انسان کے اعمال محفوظ رہتے ہیں۔ قیامت کے روز میدان حشر میں اسے اس کا ہر عمل دکھایا جائے گا۔ کوئی عمل اس کا فنا نہیں ہوتا لیکن اس صداقت اور حقیقت کا بھی کم علم لوگ یا تو انکار کرتے ہیں یا شبہے کا اظہار کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وکل انسان الزمنہ طئرہ فی عنقہ (بنی اسرائیل:13)

1۔ ”ہر انسان کا عمل ہم نے اس کے گلے میں لٹکایا ہوا ہے اور اس کے واسطے قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر اس کے سامنے کر دیں گے جسے وہ کھلا

ہوا دیکھ لے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ کر آج تو خود ہی اپنے حق میں حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔"

2۔سورۃ کہف کی آیت نمبر 49 میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

"اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری کم بختی ہے کہ اس نامہ اعمال کی تو عجیب حالت ہے کہ اس نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ بغیر لکھے نہیں چھوڑا اور انہوں نے جو کچھ بھی کیا تھا، اسے لکھا ہوا موجود پائیں گے۔" دوسری جگہ فرمایا

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (الزلزال: 7,8)

www.pakstudy.com

3۔"سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اس جس کسی نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔"

4۔اللہ نے یہ فرمایا کہ اما کاتبین ہر انسان کے ساتھ موجود رہتے ہیں اور س کا ہر عمل لکھتے جاتے ہیں۔(الانفطار:10-12)

حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت بھی قرآن نے بیان کی ہے۔"اے میرے پیارے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لے آئے گا۔اللہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔"(لقمن:16)

http://fsconline.info

مشہور ماہر نفسیات فرائڈ نے اپنے تجربات سے یہ بات ثابت کی کہ انسان کے لاشعور میں انسان کا ہر عمل خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا محفوظ رہتا ہے اور وہ اس پر حیرانگی کا اظہار کرتا ہے اور اہل دانش کو دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ انسانی اعمال کے اس کے شعور

میں محفوظ رہنے کی وجہ معلوم کریں۔

مادہ Matter بھی اپنے اندر انسانی اعمال کو محفوظ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ فلم جو کہ ایک مادی چیز ہے جس میں انسانی حرکت وسکنات، آواز اور ہر چیز محفوظ ہو جاتی ہے۔ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ انسان کوئی نیک عمل یا برا کام رکتا ہے قیامت کے دن وہ جگہ بھی گواہی دے گی۔ انسان کے ہاتھ پاؤں بھی گواہی دیں گے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مادی چیزیں بھی ان اعمال کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

مشرکین، یہود، نصاریٰ اپنے اپنے طور پر اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ ہمیں قیامت کے روز چھڑا لیا جائے گا ہم اللہ کے محبوب اور اس کے بیٹے ہیں اس وجہ سے ان کے اعمال میں بے راہ روی پیدا ہو گئی تھی وہ ہر جرم بے دھڑک کر گزرتے۔ قرآن نے اس نظریے کی اصلاح کی کہ کوئی اور نسبی یا کوئی تعلق انسان کو نجات نہیں دلا سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے سامنے کئی مرتبہ اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے۔ انسان کی نجات اللہ کی رضا اور انسان کے اعمال پر ہے اللہ جسے چاہے معاف کردے لیکن اس کا یہ وعدہ کسی خاص طبقے کے ساتھ نہیں۔ کائنات کو بنانے کا اصول یہ ہے کہ اچھے اور برے لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے۔ اگر نیک و بد سبھی کا ایک ہی انجام ہونا ہے تو اس سے اللہ کے اصول کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

3۔ قیامت:

عقیدہ آخرت کا تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ نظام عالم ایک مرتبہ ختم ہو گا ہر چیز فنا ہو جائے گی اور اس کے بعد ایک دوسرا نظام اس کی جگہ لے گا۔ اسرافیل علیہ السلام

www.pakstudy.com
http://fsconline.info

صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز سے یہ دنیا فنا ہو جائے گی اور دوبارہ صور پھونکنے سے انسان زندہ ہو جائیں گے۔

4۔ میدان حشر:

دوبارہ زندگی پانے کے بعد تمام انسان میدان حشر میں جمع ہوں گے اور اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو کر اپنے اعمال کے بارے میں جواب دہ ہوں گے۔ یہ دن قرآن کی رو سے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

5۔ حساب و کتاب:

ہر انسان اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ میزان عمل میں اس کی نیکیوں اور برائیوں کو تولا جائے گا۔ جس کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نیک انسان ہوں گے اور جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ گنہگار انسان ہوں گے۔

6۔ جزا و سزا

نیک انسان اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔ اللہ انہیں ہر قسم کی نعمتوں سے نوازے گا اور گنہگار لوگ اپنے برے اعمال کی سزا پائیں گے۔ اللہ ان سے نفرت کا اظہار کرے گا۔

http://fsconline.info

7۔ جنت

اللہ کے نیک بندے جنت میں جائیں گے۔ یہ مقام ان لوگوں کے لیے ہے جن سے اللہ راضی ہو جائے گا۔ جنت میں رہنے والے راحت و آرام کی دائمی زندگی بسر کریں گے۔

8۔جہنم

کفار، مشرکین اور اللہ کے نافرمان دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ یہاں وہ ہمیشہ اپنے برے اعمال کی سزا پائیں گے۔قرآن مجید میں بتایا گیا کہ وہ نہ تو اس میں زندہ ہوں گے اور نہ انہیں موت آئے گی۔جل کر جب ان کی جلدیں بے حس ہو جائیں گی پھر ان پر نئی جلدیں چڑھا دی جائیں گی۔تا کہ عذاب کو محسوس کرتے رہیں۔گناہ گار مسلمان اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر دوزخ سے نکال لیے جائیں گے لیکن کافر ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔

9۔آخرت کی زندگی دائمی ہے:

دنیا کی زندگی تو عارضی ہے لیکن آخرت کی زندگی کبھی نہ ختم ہونے والی ہے۔

عقیدہ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات

1۔تمام نیک اعمال کی بنیاد:

عقیدہ آخرت تمام نیک اعمال کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔اگر انسان اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد ایک اور بھی زندگی ہے جس میں اسے اپنے تمام اعمال کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا تو اسے کوئی طاقت بھی نیکی کی راہ پر چلنے کے لیے آمادہ نہیں کرسکتی۔یہ اعمال کی جواب دہی کا یقین ہی ہے جو اسے نیکی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

http://fsconline.info

2۔سیرت و کردار کی تعمیر:

عقیدہ توحید کے ساتھ مل کر عقیدہ آخرت انسان کی سیرت و کردار کی تعمیر میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔انسان کی حیوانی خواہشات صرف اس عقیدے کی وجہ سے

بے راہ روی سے بچتی ہیں۔ اگر یہ عقیدہ کمزور ہو جائے پھر انسان حیوانیت اختیار کر لیتا ہے۔ بلکہ گراوٹ میں حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

3۔ اعمال کی ذمہ داری کا احساس

عقیدۂ آخرت انسان میں اعمال کی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے کیونکہ اس عقیدے کی روح یہ ہے کہ تمام کے تمام اعمال اللہ کی نظر میں ہیں اور وہ محفوظ ہو رہے ہیں۔ اسے اس کے تمام اعمال قیامت کے روز دکھا دیئے جائیں گے۔ صرف یہ یقین رکھنا کہ ایک اور زندگی ہے انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا تاوقتیکہ اعمال کی بازپرس کا پختہ یقین نہ ہو۔

یہی وجہ ہے قرآن نے شفاعت کا تصور جو جوابدہی کی نفی کرتا ہے، کو غیر اسلامی قرار دیا اور شفاعت کے لیے بھی نیک اعمال کو شرط ٹھہرایا۔ یہود و نصاریٰ کے شفاعت کے تصور کی یکسر نفی کرتا ہے۔

4۔ دنیاوی زندگی کی مقصدیت پر ایمان:

یہ عقیدہ دنیوی زندگی کی بے ثباتی کا احساس پیدا کرتا ہے اور اس زندگی کو بامقصد قرار دیتا ہے۔ اس عقیدے کی رو سے یہ دنیا آزمائش گاہ تو ضرور ہے مگر مصیبتوں کا گھر نہیں۔ آخرت کی زندگی کی کامیابی و کامرانی کا دارومدار اسی زندگی کے بامقصد گزارنے پر ہے اسی لیے اللہ نے کہا۔

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون

(المومنون:115)

”کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا اور تم

ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے۔"

5۔ دائمی زندگی کا تصور:

عقیدہ آخرت جہاں انسانی زندگی کو بامقصد قرار دیتا ہے وہاں وہ اس کے دائمی ہونے کا یقین بھی پیدا کرتا ہے اور یوں انسان کو آخرت کی تیاری کی طرف راغب کرتا ہے۔ اور انسانی زندگی کو زمان (وقت) کی حدود سے آزاد کرتا ہے۔

6۔ نیکی کی رغبت:

آخرت پر یقین رکھنے والا انسان نیکی سے محبت کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اگر اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا وزن زیادہ ہوگا تو آخرت میں کامیاب قرار پائے گا۔ اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں کامیاب ہو کر دائمی امن و سکون حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسی لیے قرآن مجید میں نیک لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔

لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

"نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

http://fsconline.info

7۔ گناہوں سے نفرت

عقیدۂ آخرت انسان کو ہر قسم کے گناہوں سے روکتا ہے۔ اعمال بد کی سزا کا خوف ایک ایسا تازیانہ ہے جو اسے بدی سے بچائے رکھتا ہے۔ اگر عذاب آخرت کا خوف نہ ہو تو دنیا کا کوئی قانون یا کوئی قوت انسان کو برائی سے نہیں روک سکتی۔

8۔ جرأت وحوصلہ

نیک مقاصد کے حصول کے لیے جرأت وحوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان جب یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ موت کے ساتھ فنا نہیں ہو جائے گا اسے ہمیشہ کی زندگی مل جائے گی تو یہ یقین اس میں بہادری اور سرفروشی کا جوہر پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے انبیاء اور اللہ کے نیک بندے اپنے زمانے کی بڑی سے بڑی قوت سے بھی خوفزدہ نہیں ہوئے اور شجاعت و بہادری کے ساتھ مشن کی تکمیل کے لیے کوشاں رہے اور آخرکار کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

9۔ صبر واستقامت

دنیوی زندگی میں انسان کو مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت اس میں دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور آخرت کی زندگی کے دوام کا یقین پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بڑے سے بڑے مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر جب نظر ڈالتے ہیں تو مکی دور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بلند ہمتی اور صبر واستقامت کا مظاہرہ فرمایا وہ اللہ پر کامل یقین اور آخرت پر پختہ ایمان کا نتیجہ تھا۔ دیگر انبیاء بھی صفت سے متصف تھے۔

http://fsconline.info

10۔جذبہ ایثار:

آخرت کا یقین انسان کو مال و دولت کی محبت سے آزاد کر دیتا ہے۔اس لیے وہ اپنی دولت کو اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اور آخرت میں اجر و ثواب کی خاطر خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔اس لیے اہل ایمان کا شیوہ یہ بیان کیا ہے کہ وہ خوشحالی اور تنگ دستی دونوں صورتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھی انسانوں کے لیے ایثار کی درخشندہ مثالیں قائم کی ہیں۔صحابہ کرام کا وصف بھی قرآن مجید نے یہی بیان کیا ہے۔

''وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔''

www.paksiday.com

http://fsconline.info

امتحانی سوالات

1۔ عقیدہ کا مفہوم بیان کیجئے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں؟ ہر ایک پر مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ توحید کا مفہوم بیان کیجئے اور توحید کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیجئے۔

3۔ توحید کے جو دلائل قرآن نے بیان کئے ہیں مختصراً لکھیے۔

4۔ انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات تفصیل سے قلمبند کیجئے۔

5۔ شرک کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟ قرآن شریف میں شرک کے رد اور مذمت میں جو بیان ہوا ہے اسے اختیار سے لکھیے۔

6۔ فرشتوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

7۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟ مشہور آسمانی کتب کون کون سی ہیں اور کن کن انبیاء پر نازل ہوئیں؟ ان میں سے کسی ایک پر جامع نوٹ لکھیے۔

8۔ قرآن مجید کی اہم خصوصیات قلم بند کیجئے۔

9۔ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات تحریر کیجئے۔

10۔ رسالت کا مفہوم بیان کیجئے نیز رسالت کی ضرورت واہمیت تفصیل سے بیان کیجئے۔

11۔ ختم نبوت پر جامع شذرہ تحریر کیجئے۔

12۔ عقیدہ آخرت کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ سپرد قلم کیجئے۔

13۔ انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے کون کون سے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

www.paksudy.com
http://sconline.info